www.KitaboSunnat.com

مظہر الدین حافظ

اُلفتِ سیدِ ابرار بہت کافی ہے

گفتگوئے شہِ ابرار بہت کافی ہے
ہو محبت تو یہ گفتار بہت کافی ہے

یادِ محبوب میں جو گزرے وہ لمحہ ہے بہت
اس قدر عالمِ انوار بہت کافی ہے

مدحِ سرکار میں یہ کیف، یہ مستی، یہ سرور
میری کیفیتِ سرشار بہت کافی ہے

للہ الحمد کہ ہم سوختہ جانوں کے لیے
شاہ کا سایۂ دیوار بہت کافی ہے

کاش اک اشک بھی ہو جائے قبولِ شہِ دیں
ایک بھی گوہر شہوار بہت کافی ہے

خدمتِ اہلِ ہمم کی نہیں حاجت مجھ کو
اُلفتِ سیّدِ ابرار بہت کافی ہے

بے ادب دیکھ! نہ یوں روضے کی جالی سے لپٹ
راحتِ سایۂ دیوار بہت کافی ہے

روبرو رہتے ہیں انوارِ مدینہ مظہرؔ
حسرتِ جلوۂ دیدار بہت کافی ہے

محکمہ دلائل وبراہین سے مزین متنوع ومنفرد کتب پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ